# امثال القرآن

بسم الله الرحمن الرحيم

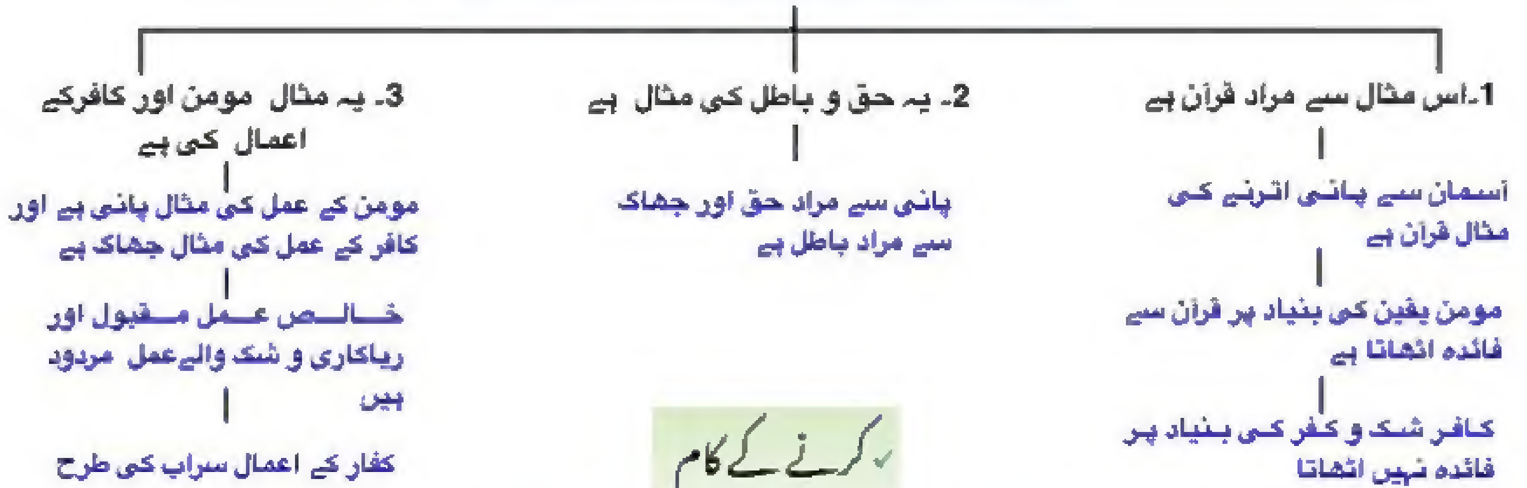
## حق و باطل کی مثال

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ
نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا
لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
(16) أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ
عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ
فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ (الرعد:17)

کہہ دیجیے کیا پھر بھی تم نے اس کے سوا کچھ حمایتی بنا رکھے ہیں جو اپنے نفسوں کے لیے بھی کسی نفع اور کسی نقصان کے مالک نہیں ہو سکتے۔کہہ دیجیے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوسکتے ہیں؟ یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں؟ یا انہوں نے اللہ کے لیے کچھ شریک بنا لیے ہیں جنہوں نے اس کی تخلیق کی مانند (کچھ) پیدا کیا ہے تو ان پر پیدائش مشتبہ ہو گئی ہے۔ کہہ دیجیے اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی اکیلا بہت زبردست ہے۔

اسی نے آسمان سے پانی اتارا تو وادیاں اپنے اپنے اندازے سے بہہ نکلیں تو سیلاب نے چڑھا ہوا جھاگ اٹھا لیا اور ان چیزوں میں سے بھی جو وہ زیورات یا برتن حاصل کرنے کے لیے آگ پر تپاتے ہیں اسی کی مانند جھاگ ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ حق اور باطل (کی مثال) بیان کرتا ہے۔تو رہا جھاگ تو وہ ناکارہ ہوکر چلا جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔ اللہ مثالوں کو اسی طرح بیان کرتا ہے۔ کہہ دیجیے آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دیجیے اللہ ۔

## یہ مثال کس کس چیز کے لیے ہے؟




- ✓ حق کی تلاش ، حق کو پہچاننا اور اسے قبول کرنا
- ✓ حق کو قبول کرنے میں خواہشات رکاوٹ بنتی ہیں لہذا نفس کی اتباع سے بچنا
- ✓ خواہش نفس حق سے روکتی ہیں
- ✓ حق کو قبول کرنے میں تکبر رکاوٹ ہے لہذا اس سے بچنا
- ✓ ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرنا

اللهمّ ربّ جبرائيلَ وميكائيلَ وإسرافيلَ،
فاطرَ السماواتِ والأرضِ، عالمَ الغيبِ والشهادةِ
أنت تحكم بين عبادِك فيما كانوا فيه يختلفون،
اهدِني لما اختُلف فيه من الحقِّ بإذنِك،
إنك تهدي من تشاءُ إلى صراطٍ مستقيمٍ.